یا ھو

مقتدائے طریقت شہنشاہ ولایت حضور خواجہ غلام فرید صاحب

مصنفہ کتاب مسمی بہ

فوائدِ فریدیہ

کا اردو ترجمہ مسمی بہ فیوضات فریدیہ

از فقیر معینی شاہ محمد عالی

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ معین الادب جامع مسجد شریف ڈیرہ غازیخان

بار اول تعداد ایکہزار

ہر اس برائی کو جو جانیں گے۔ میرے حق میں جائز تصور کریں گے۔ امام جعفر صادق
نے فرمایا ہے۔ میں قرآن کو اتنا بار بار پڑھتا ہوں۔ کہ قرآن کو اپنا کلام سمجھتا ہوں۔
بیان کیا گیا ہے۔ کہ کسی نے امام جعفر صادق سے پوچھا۔ کہ آپ متکبر کیوں ہیں۔
فرمایا چونکہ اپنا کبر و غرور ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بجائے حق جل شانہٗ کا کبر آ گیا ہے
حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا۔ میں عرش کرسی، لوح اور قلم ہوں۔ میں
جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں۔ میں ہی موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ہوں
اور نیز انہوں نے فرمایا ہے۔ کہ تم ایک ایسی ولایت میں ہو۔ جہاں امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر نہیں ہوتا۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب حضرت ذوالنون مصری
اسرافیل علیہ السلام کے پاس گئے۔ تو حضرت اسرافیل نے فرمایا۔ اگر تو اس لئے آیا ہے
کہ علم اولین و آخرین سیکھے یہ بشریت کے لائق نہیں۔ اور اگر تو اس لئے آیا ہے۔ کہ واصل
گئے۔ تو اپنے جو پہلا قدم اٹھایا تھا۔ وہ وہیں تھا۔ حضرت معروف کرخی نے فرمایا
ہے۔ کہ نہیں ہے کوئی وجود میں ایک سوائے اللہ کے۔ حضرت ذوالنون نے
فرمایا میں نے تین سفر کئے اور تین علم حاصل کئے۔ ایک سفر سے میں علم لایا جسے
خاص و عام دونوں نے قبول کیا۔ دوسرے سفر سے ایک اور علم لایا۔ جسے خاصوں نے قبول کیا
اور عام نے قبول نہ کیا۔ تیسرے سفر سے ایک اور علم لایا۔ جسے نہ خواص نے قبول کیا
نہ عوام نے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی نے فرمایا۔ چنانچہ شرک مشرک کی ساری نیکیوں
کو جلا دیتا ہے۔ بایں طور کہ توحید موحد کی ساری برائیوں کو نیست و نابود کر دیتا
ہے۔

حضرت بوعلی سندی نے فرمایا ہے۔ میں ایک ایسی حالت میں تھا۔ میں اپنے ساتھ تھا میں اس
منزل میں خود موجود تھا۔ پھر ایک ایسی حالت میں ہو گیا۔ کہ جس میں میں نے اسے اسی کے لئے
دیکھا تھا۔ حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا ہے۔ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ
میں پاک ہوں اور میری کتنی عظمت والی شان ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اَنَا فَاعْبُدُوْنِیْ۔ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے میرے۔ پس میری عبادت کرو۔
پھر فرمایا میں ہی لوح و محفوظ ہوں۔ اور پھر فرمایا۔ کہ سانپ کی مانند میں نے
بشریت والی کھال دور پھینک دی ہے۔ اور اس سے باہر ہو گیا۔ ذکر کیا گیا ہے
کہ حضرت بایزید بسطامی نے مؤذن سے اللہ اکبر کا لفظ سنا۔ فرمایا میں الوہیت
میں سب سے زیادہ بزرگ ہوں۔ کہتے ہیں ایک شخص حضرت بایزید کے دروازہ پر
آیا۔ اور کہا اے ابا یزید گھر میں موجود ہو؟ فرمایا نہیں اللہ کے سوا گھر میں کوئی
نہیں ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کسی نے حضرت بایزید سے کہا۔ کہ قیامت
کے دن ہر ایک آدمی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے
حضرت بایزید نے فرمایا کہ میرا جھنڈا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے
زیادہ ہے۔ حضرت ابوحفص حداد نے فرمایا۔ جب میں نے حق جل شانہٗ
کو پہچانا میرے دل میں حق اور باطل نہ رہا۔ حضرت سہیل بن عبداللہ
تستری نے فرمایا۔ کہ میں حجت ہوں فرشتوں پر اور میرا دبدبہ حجت ہے علماء پر اور فقہا
اور یہ بھی فرمایا۔ کہ وہ ذکر جو زبان میں ہے وہ ہذیان ذکر اس کا ہے اور جو دل میں ہے

وہ دنیا سے ہے اور یہ بھی فرمایا۔ کہ صوفی وہ ہے جس کا خوف حلال اور مال مباح ہو۔
حضرت ابوسعید خراز نے فرمایا ہے۔ کافی عرصہ میں نے ڈھونڈا۔ اپنے آپ کو پایا۔
اب اپنے آپکو تلاش کرتا ہوں اس کو حاصل کروں گا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بعض
ایسے فقراء بھی ہیں۔ جو اپنی حاجت نہیں چاہتے یہانتک کہ وہ یہ بھی نہیں
جانتے کہ کیا چاہتے ہیں اور کیا کہتے ہیں اور کون ہیں! کہاں سے آئے ہیں
بے نام ہیں اور بے نشان ہیں بے علم ہیں اور بے جہل ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا
کہ جب بندہ قرب میں پہنچ جاتا ہے۔ اپنے آپکو بھول جاتا ہے۔ پس
اگر اس سے پوچھا جائے۔ کہ تو کہاں سے ہے اور کہاں جاتا ہے۔ کہتا ہے میں
اللہ سے ہوں۔ اور اللہ کی طرف جا رہا ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ آیا کوئی
غیر حق ہے۔ جس نے حق جل شانہ کو پہچانا ہو۔ اور کوئی اللہ کے سوا اور ہے۔ جو
اللہ کو دیکھتا ہو۔ اللہ کے سوا کوئی اور قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور
موجود ہے زمینوں آسمانوں اور ان دونوں کے درمیان اللہ کے سوا کوئی اور
ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت حمزہ خراسانی کے کانوں میں ایک دنبے کی آواز
پہنچی۔ فرمایا۔ لَبَّیْکَ جَلَّ شَانُہٗ اور وجد میں آ گئے۔ حضرت ابراہیم خواص
ایک دن برف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ شیخ ابوالحسن علوی نے اُسے کہا۔ آؤ کہ بال
میں ہو جائیں۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تم ہمیں مجوسیت کی طرف بلاتے ہو حضرت
ابوالحسن نوری نے حضرت حمزہ خراسانی کے ایک مرید سے پوچھا کہ تیرے پیر کیا سکھاتے

میں نے کہا قرب۔ حضرت ابوالحسن نوری نے فرمایا۔ ہم جہاں ہیں وہ قرب بھی بُعد ہے
اور یہ بھی فرمایا۔ کہ میں نے ایک دن نور کی طرف دیکھا۔ اور میں اُس کی طرف دیکھتا رہا۔
یہانتک کہ میں وہ نور ہو گیا۔ حضرت جنید نے فرمایا ہے میرے جبے کے اندر اللہ کے سوا
اور کوئی نہیں ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ تیس سال ہو چکے ہیں۔ کہ میں لوگوں سے
باتیں کر رہا ہوں۔ اور خلق بھی جانتی ہے۔ کہ وہ ہمارے ساتھ باتیں کرتا ہے۔
بعض راویوں نے ان دو شطحیات کو بایزید بسطامی کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ بھی
فرمایا اَلتَّوْحِیْدُ اِسْقَاطُ الْاِضَافَاتِ اضافی اشیاء کے ساقط کر دینے کا نام
توحید ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن کسی نے حضرت جنید کے سامنے پڑھا۔
کہ کَانَ اللّٰہُ مَعَ شَیْءٍ۔ اللہ ہر چیز کے ساتھ ہے۔ حضرت جنید نے فرمایا اَلْآنَ کَمَا کَانَ
اب بھی اسی طرح ہے۔ جس طرح پہلے تھا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ایک دن حضرت جنید
کے سامنے حضرت شبلی نے فرمایا۔ اللہ۔ حضرت جنید نے فرمایا۔ اے شبلی اَلْغِیْبَۃُ حَرَامٌ
غیبت حرام ہے۔ حضرت سمنون محب نے فرمایا۔ میں ایک وقت اللہ کی محبت کے متعلق
بندے کو کوئی بات کہتا تھا۔ مقربین فرشتے اُس کے سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے بھاگ
جاتے تھے۔ حضرت رویم نے فرمایا ہے۔ توحید بشریت کے دور کرنے اور الوہیت
ثابت کرنے کا نام توحید ہے۔ مذکور ہے۔ حضرت رویم سے کسی نے پوچھا۔ کہ توبہ کسے کہتے ہیں
فرمایا توبہ سے بھی توبہ کرنی چاہیئے۔ حضرت یوسف بن حسین نے فرمایا ہے۔ کہ میں جانتا
ہوں۔ کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کی تشریف آوری ہوگی۔ اور یہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کس قبیلہ میں شادی کریں گے۔ اور اس کی پشت سے کون پیدا ہوگا۔ اور یہ بھی فرمایا
کہ ہر جو نظر میں آگیا۔ غیر سے بے نیاز ہو گیا۔ حضرت ابو بکر واسطی نے فرمایا۔ کہ جس نے
اس کا ذکر کیا اُس نے اس پر بہتان باندھا۔ جس نے صبر کیا اس نے دلیری کی۔ جس نے شکر
کیا اُس نے تکلف کیا۔ اور نیز یہ بھی فرمایا۔ کہ نہ کوئی مقصود ہے اور نہ غیر مقصود اور نہ
نیک بخت اور نہ بدبخت، اور یہ بھی فرمایا۔ کہ میں لم نزل اور لم یزل کا بیٹا ہوں۔ نہ کہ آب و
گل کا۔ حضرت ابوالعباس عطا نے فرمایا۔ کہ توحید کی حقیقت کی علامت توحید کا بھلا
دینا ہے۔ حضرت حسین بن منصور حلاج نے فرمایا ہے۔ میں حق ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا
کہ عارف ایمان نہیں لاتا۔ تاکہ کافر نہ بن جائے۔ اور یہ بھی فرمایا لا تغترہم۔ اوپر
مت جا۔ کیونکہ وہ ایک قدم ہے۔ ذکر ہوا۔ کہ کسی نے حضرت حسین سے پوچھا
کہ تو کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے مذہب پے
ذکر ہے۔ کہ ایک دن حضرت حسین نے حضرت جنید کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت
جنید نے فرمایا۔ تو کون ہے۔ حضرت حسین نے فرمایا میں حق ہوں۔ ذکر ہے۔ کہ
ایک شخص نے حضرت کو کہا اے حسین بن منصور تو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے
حضرت حسین نے فرمایا۔ کہ افسوس ہے۔ تجھ پر۔ تو نے میری قدر کم کر دی۔ میں تو
خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ تو پیغمبری کا دعویٰ کہتا ہے۔ حضرت شبلی نے فرمایا ہے
کہ لیس فی الدار غیرہ دیار گھر میں گھر والوں کے سوا کوئی نہیں۔ اور یہ بھی فرمایا
کہ میں چاہتا ہوں کہ بہشت اور دوزخ کو ایک لقمہ بنا کر کھا جاؤں۔ تاکہ بے سبب اسکی

عبادت کریں۔ ذکر ہے کہ ایک دن حضرت شبلی وحدت وجود پر وعظ فرما رہے
تھے۔ حضرت جنید آگئے اور فرمایا۔ کہ اے شبلی زیادہ فاش نہ کر۔ حضرت شبلی
نے فرمایا۔ کہ میں کہتا ہوں اور میں ہی سنتا ہوں۔ دونوں جہاں میں میرے سوا
کوئی اور نہیں ہے۔ ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت شبلی کے گھر کے دروازے
پر آیا اور کہا۔ کہ اے شبلی تو گھر میں موجود ہے؟ حضرت شبلی باہر آئے اور
فرمایا کہ شبلی مر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہ کرے۔ حضرت ابو بکر رازی
نے فرمایا ہے کہ فرشتے آسمانوں کے نگہبان ہیں۔ اور علماء دین کے نگہبان
اور اولیاء اللہ کے نگہبان ہیں۔ حضرت ابوالعباس قصاب آملی نے فرمایا ہے
کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قصاب کے بیٹے کی منزل خوشی اور غمی سے بالاتر ہے۔
تمہارے رب کے پاس نہ صبح ہے نہ شام۔ حضرت ابو جعفر حداد نے فرمایا ہے۔
کہ معائنہ زندیقی (بے دینی) ہے۔ مشاہدہ سراسر حیرت ہے۔ حضرت ابوالعباس
سیاری نے فرمایا ہے۔ کہ معرفت کی حقیقت معارف سے باہر آنے کا نام ہے
حضرت ابوالخیر تنیاتی اقطع نے فرمایا ہے۔ کہ تفکر حج اور جہاد سے افضل ہے
حضرت جعفر خلدی سے پوچھا گیا۔ کہ صوفی کون ہیں۔ مگر وہ وہ نہیں ہیں۔
حضرت فارسی بن عیسیٰ بغدادی نے فرمایا ہے۔ طاعت اور شرک کی لذت ظاہر
ہے۔ اسی مطلب کیلئے قرآن مجید کی آیت ہے۔ کہ اپنے رب کی عبادت کر
حتی کہ تجھے یقین آجائے۔ یا موت آجائے۔ جس نے معبود حقیقی کو پہچان لیا

وہ عبادت سے گند گیا۔ حضرت ابو العباس نغر آبادی نے فرمایا ہے۔ عشق کے اندر
عاشق کا معشوق سے معافی مانگنا عشق میں نقصان کا باعث ہے۔ حضرت
ابوالحسین خضری نے فرمایا ہے۔ کہ صوفی وہ ہے۔ جو فنا ہونے کے بعد [illegible]
اور موجود ہونے کے بعد فنا نہ ہو جائے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ سورج میرے حکم
کے بغیر طلوع نہیں ہوتا۔ حضرت جعفر مالکی سے پوچھا گیا۔ کہ زندگی با حق کیسے
حاصل ہوتی ہے۔ جب مخالفت درمیان سے اُٹھ جائے۔ ذکر ہے۔ کہ حضرت
جعفر مالکی سے پوچھا گیا۔ کہ تصوف کیا ہے۔ فرمایا غفلت کو اللہ کا وجود سمجھنا۔ حضرت
ابو عبداللہ صبحی نے فرمایا۔ کہ متقی ہمیشہ شرک کے ارد گرد پھرتا ہے۔ حضرت
عباس بن یوسف تکی نے فرمایا ہے۔ کہ ہر جو اللہ کے ساتھ مشغول ہے۔ اس سے
ایمان کے متعلق نہیں پوچھنا چاہیئے۔ ذکر ہے۔ کہ حضرت ابو یعقوب کوفی نے
علماء اور فقہا کی ایک جماعت کو دیکھا۔ اور یہ آیت پڑھی۔ کہ تو ان کو متحد خیال
کرتا ہے۔ حالانکہ ان کے دل متفرق ہیں۔ حضرت مظفر کرمانشاہی نے فرمایا۔ کہ
فقیر وہ ہے۔ جو اللہ کی طرف بھی محتاج نہ ہو۔ حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا
ہے۔ کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیشہ پچھاڑ دیا۔
اور یہ بھی فرمایا ہے کہ کھانے والا اور سونے والا مختلف چیزیں ہیں۔ اور یہ بھی
فرمایا ہے۔ کہ میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں۔ ذکر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے
حضرت نعمان سرخسی سے نزع کے وقت کہا کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

فرمایا ہم نے خراج دیا اور انعام لیا۔ اور باقی کو توحید پر رکھا۔ حضرت ابوبکر وراق
نے فرمایا ہے۔ میں دنیا میں فاعل یعنی اثر کرنے والا ہوں۔ حضرت علی ہجویری لاہوری
نے فرمایا۔ کہ فقیر میرے نزدیک وہ ہے۔ نہ جس کا دل ہو اور نہ رب ہو۔ حضرت ابو سعید
ابوالخیر نے فرمایا۔ رباعی: میرا جسم تمام کا تمام آنسو بن گیا۔ اور میری آنکھ نے
معیا+ تیرے عشق میں بغیر جان اور جسم کے زندگی بسر کرنا چاہیے+ میری کوئی
نشانی نہیں رہی تو عشق کہاں کا۔ جب میں سارے کا سارا معشوق بن گیا۔ تو اب عاشق
کون ہے۔ حضرت عبداللہ انصاری نے فرمایا ہے۔ کہ زاہد اپنے زہد پر ناز کرتا ہے
اور عاشق دوست پر۔ صوفی کے متعلق کیا بتاؤں۔ کیونکہ وہ خود ہی ہے۔ اور یہ
بھی فرمایا ہے۔ کہ میں کیا بتاؤں کہ صوفی کون ہے۔ کہ وہ نہ آدم زاد ہے نہ آدم
اور یہ بھی فرمایا۔ کہ عبداللہ ایک جوان تھا۔ جو جنگل میں آب حیات ڈھونڈنے جاتا تھا۔
اچانک ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پہنچا۔ وہاں ایک ایسا چشمہ پایا کہ جس کے
پینے سے نہ وہ خود رہا۔ اور نہ ابوالحسن خرقانی۔ اگر تجھے معلوم ہو تو میں وہ پوشیدہ
خزانہ ہوں۔ کہ جس کی چابی ابوالحسن خرقانی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ حسین منصور
اپنے کام میں پختہ نہیں تھا۔ اگر پختہ ہوتا۔ تو کوئی شخص اس کا انکار نہ کرتا۔ میں اس
سے بلند باتیں کہتا ہوں۔ لیکن کوئی میرا انکار نہیں کرتا۔ حضرت احمد نامی جامی
ژندہ فیل نے فرمایا ہے۔ اشعار: ہم فدائے ذوالجلال اور پاک ذات ہیں
جو ہوس سے پاک ہے۔ نہ دانہ پانی، آگ نہ مٹی اور ہوا ہیں۔ اور نہ جسم مرکب اور عرض

شعر ترجمہ: سمندر اس وقت تک سمندر ہے۔ جب تک ایک ہی قدم ہے۔ اور بیشک حوادث زمانہ
موجیں اور لہریں بعد میں ہیں۔ ۲ لا یحجبنک اشکال تشاکلھا۔ عمن تشکل فیھا ھی دستار
نیز فرمایا۔ نہ آدم ہے اس دنیا میں اور نہ شیطان ہے۔ نہ سلیمان علیہ السلام کی مملکت ہے
اور نہ بلقیس ہے۔ پس یہ سارے کا سارا جہان عبارت ہے۔ تو اس کا معنی ہے۔ اے
وہ ذات جو دلوں کیلئے مقناطیس ہے۔ حضرت نجم الدین کبریٰ نے فرمایا ہے۔ کہ انسان
ایک پرندہ ہے۔ جب پہلے پہل آفرینش کے انڈے سے سر باہر نکالتا ہے تو
انا الحق کہتا ہے۔ جب جسم باہر نکالتا ہے سبحانی ما اعظم شانی۔ یعنی میں پاک ہوں
میری شان کتنی بلند ہے۔ کہتا ہے۔ جب پاؤں باہر لاتا ہے۔ تو فرماتا ہے۔ کہ میں
الوہیت سے باہر آیا ہوں جب پاؤں کو کھال سے باہر نکالتا ہے اور ہوا کی مانند ہو
میں پرواز کرتا ہے۔ تو کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود اور موجود نہیں۔ جب وحدت کے آشیانے
میں جا بیٹھتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ میرے سوا کوئی معبود اور موجود نہیں۔ حضرت سعد الدین
حموی نے فرمایا شعر ترجمہ: میں وہ ہوں کہ دنیا ڈبیہ کی مانند میرے ہاتھ میں ہے۔ بلندی کی
طاقت میری پیٹھ کی طاقت ہے۔ (۲) یہ کون و مکان اور وہ کچھ جو اس میں ہے
میری دو انگلیوں کی قدرت کے قبضہ میں ہے۔ نیز فرمایا ہے "حقیقی موحد اور حقیقی
مشرک خدا جل شانہ ہے"۔ حضرت نجم الدین رازی نے فرمایا ہے۔ کہ امر بالمعروف توحید
اور نہی عن المنکر غیر سے منع کرنا ہے۔ نیز فرمایا ہے۔ کہ عارف نہ بہشت میں ہوتے ہیں
اور نہ دوزخ میں۔ بیان کیا گیا ہے کہ "بی بی رابعہ بصری ایک دن اپنے پاس آگ اور

پانی رکھتی تھی۔ اور فرماتی تھی کہ اس پانی کے ساتھ دوزخ کو بجھاؤں گی اور اس آگ سے
بہشت کو جلا ڈالوں گی۔ تاکہ ہر شخص بغیر کسی لالچ کے اس کی عبادت کرے۔
حضرت معین الدین حسن سنجری چشتی نے فرمایا ہے۔ کہ عرش عارفوں کی معمولی
منزل ہے۔ اور ان کے بلند مرتبے کو حق جانتا ہے۔ کہ کہاں تک ہے۔ اور نیز یہ بھی
فرمایا ہے۔ کہ عارف اسے کہتے ہیں۔ کہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے۔ سب کو اپنے ناخن
میں دیکھے۔ نیز بیان کیا گیا ہے۔ "ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور
عرض کیا۔ کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا۔ کہ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ چشتی اللہ کا رسول ہے۔" حضرت ابو طالب مکی نے
فرمایا ہے۔ عرش معلی بنی آدم کے اندر گرد گھومتا ہے۔ حضرت عثمان ہارونی نے
ایک دن اپنی کلاہ مبارک اپنے ہاتھ میں پکڑ فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو اس کلاہ کی قیمت
کرے۔ وہ آدمی جو پاس بیٹھا تھا۔ عرض کیا۔ کسی کو کیا طاقت کہ اس کلاہ کی قیمت کرے
اس اثنا میں ہاتف نے آواز دی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ اس کلاہ کو ہم لیں گے۔
حضرت عثمان نے فرمایا۔ یا الہی جل جلالک تو جو یہ دو جہان مانگتا ہے۔ یہ دو جہان
کہاں اور میری یہ کلاہ کہاں برابر ہو سکتے ہیں۔ منقول ہے۔ کہ حضرت امیر خسرو
نے حضرت نظام الدین ندی زر بخش کا جوتا ایک ہزار روپے میں خریدا۔ جب حضرت
نظام الدین کے سامنے آیا تو انہوں نے فرمایا کہ خسرو تو نے سستا خریدا۔ حضرت بو [illegible]
بیسانی نے فرمایا ہے۔

رباعی ۱

اور یہ بھی فرمایا ہے۔

ابیات

از شراب شوق گشتم مست او — ہست عالم گشت اندر ہستِ او
بود نابود او نابود شد — ہر چہ غیرش بود او مردود شد
چون مجرد گشتم از ہستی تمام — نے وجودم ماند آنجا و نہ نام
زان شدم پرواز سوئے لامکاں — دیدم آنجا ہیچ جائے بی عیاں
خویش را دیدم ہمہ نابود خویش — یافتم سر رشتہ مقصود خویش
چون شدہ فانی محمد از وجود — غیر او دیدہ کہ کس دیگر نبود

اور حضرت مسعود بک نے فرمایا ہے۔ —

رفت ز مسعود بک جملہ صفات بشر — چونکہ ہماں ذات بود باز ہماں ذات شد

اور حضرت ابو علی قلندر نے فرمایا ہے۔

بے نامی بسر آمد دیم نامی — کنون ناموس باز من بلائی — نمازے میگذارم در خرابات — کہ رکعے نے سجودے نے قیامے
سلامی کردم اندر عہد چوبی — ندا آمد ز بیرون کدام بگی — شرف دادند تسبیحے شد — تو خواہی جز تو خواہی غلامے

حضرت عثمان مروندی علی شہباز نے فرمایا ہے:-

من آن دمم کہ در بحر جلال اللہ بودستم — بجلوہ طور با موسیٰ کلیم اللہ بودستم

حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی نے فرمایا ہے

عالم چو جلوہ گاہ کمین خزاں ماست — عقبیٰ فروگاہ سگان گان ماست
ما عرش و کرسی را زیر قدم نہیم — اسلام و کفر سوزم این امتحان ماست

جملہ بشر کواکب افلاک انجمن — جبرئیل با ملائک از چاکران ماست
جملہ نبی طفیل منی انبیا شدند — عیسیٰ و خضر و یونس از پس ہمراں ماست
بشنو سخن بہاول از صدق ای عجب — واللہ مکان وحدت در سایہ بان ماست

حضرت ابو سعید المخدومی نے فرمایا ہے :—

ان جمیع الموجودات من حیث الوجود عین الحق سبحانہ ومن حیث التعین غیرہ والغیریۃ اعتباریۃ واما من حیث الحقیقۃ فالکل ہو الحق سبحانہ تعالیٰ ومثالہ الحباب والموج والامواج والثلج فان کلہا من حیث التعین غیر الماء ومن حیث الذات عینہ

اور حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی نے فرمایا ہے :—

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار — ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

اور نیز فرمایا ہے :—

ابیات

ہر دم عیاں شرف نبوت کہ دیدم بہ نجید عمر رفت، از عزو جاہ و دل قبیلہ، ایں حق شناختم از عمر بہا
جملہ بجز ہیچ بر ہیچ نیست بہ عالم نار جز خدا ہیچ نیست، جہاں بر ساعت دمی و شبے دمی چہ بنید در آئینہ کو

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی نے فرمایا ہے :—

در خرابات مغاں نور خدا می بینم — این عجب بین کہ چہ نوری ز کجا می بینم
کس ندیدست ز مشک ختن و نافہ چین — آنچہ من ہر سحر از باد صبا می بینم

اور نیز فرمایا ہے :—

غزل

دوشش تب سحر از غصہ نجاتم دادند   وندران ظلمت شب آب حیاتم دادند
بیخود از شعشعۂ پرتو ذاتم کردند   بادہ از جام تجلائی صفاتم دادند

حضرت نظام الدین گنجوی نے فرمایا ہے:۔

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زن است   کہ مریم صفت بکر و بستن است
بے منزل اندر من تا بتو!   نشاید ترا یافت الا بتو

اور حضرت شمس الدین نے فرمایا ہے۔

ہر نقش کہ بر تختۂ ہستی پیداست   آں صورت آنکس است کیں نقش آراست
دریائے کہن چو برزند موجے نو   موجش خوانند و در حقیقت دریاست

حضرت فخر الدین عراقی فرماتے ہیں:۔

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت   لاجرم عین جملہ اشیاء شد

اور نیز فرمایا ہے:۔ غزل :۔

عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست   عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست
ز ابرو و غمزہ ہر دو جہاں صید کردہ ام   منگر بدان کہ تیر و کمانم پدید نیست
گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم   وین طرفہ تر کہ گوش و دہانم پدید نیست

اور حضرت جلال الدین دوانی نے فرمایا ہے۔

ذاتم ز ورای حرف بیروں ز حد است   در چشمۂ لطف آنچنانم خد بست
علت ز احد باز حد آمد حرفی   علت بگذار ۲ او احد احد است

اور حضرت عزیز الدین کاشی نے فرمایا ہے:۔

ای عکس رخ تو دادہ نور بصرم   تا بر رخ تو ز نور تو می نگرم
گفتے منگر بغیر من آخر تو کئی   غیر از تو کجا کہ آید اندر نظرم

اور حضرت محمود شبستری نے فرمایا ہے:۔

من و تو عارض ذات وجودیم   مشبکہائے مشکوٰۃ وجودیم
ہمہ یک نور دان اشباح و ارواح   گہ از آئینہ پیدا گہ ز مصباح
چو ممکن گرد امکان برفشاند   بجز واجب دگر چیزے نماند
وصال این جا بگہ رفع خیال است   خیال از پیش برخیزد وصال است
من و تو چوں نماند در میانہ   چہ کعبہ چہ کنشت چہ دیر خانہ
دلی کز معرفت نور و صفا دید   ز ہر چیزے کہ دید اول خدا دید

اور حضرت محمد شیریں مغربی نے فرمایا ہے:۔

ذاتے کہ صفات اوست آدم مائیم   گنجے کہ طلسم اوست عالم مائیم
اے آنکہ توئی طالب اسم اعظم   از ما بگذر کہ اسم اعظم مائیم

اور نیز فرمایا ہے۔ رباعی

ما جام جہاں نمائے ذاتیم   ما مظہر جملہ صفاتیم
ہم مغربیم و مشرق شمس   ہم ظلمت و چشمہ حیاتیم

اور نیز فرمایا ہے:۔

ای تو مخفی از ظہورِ خویشتن — وے رخت پنہاں بنورِ خویشتن

تا کند بر خود تجلی ہم ز خود — موسیٰ خود بود و طورِ خویشتن

بعد چندیں در تماشاگاہ ذات — جنت خود بود و حورِ خویشتن

اور حضرت علی آمتیقی نے فرمایا ہے :—

حضرت قاسم انوار تبریزی نے فرمایا ہے :—

دریں جام دیدم بعین الیقین — نبود است غیر تو یعنی نبود

کہ غیر و کجا غیر و کو نقش غیر — سوی اللہ واللہ ما فی الوجود

اور نیز فرمایا ہے

تو از خود در حجابے ورنہ آں یار — عیاں در کسوتِ کون و مکانست

اور نیز فرمایا ہے۔

چو شمس مشرق صبح ازل ہویدا شد — جہان و نسبت ز مرآت کون پیدا شد

بجز در آئینہ جان ما نکرد ظہور — جمال عشق کہ ہم اسم و ہم مسمی شد

اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن نورالدین جامی قدس اللہ سرہٗ السامی نے فرمایا ہے

آں کان حسن بود نبود از جہاں نشاں — آدان ان عرفت علی ما علیہ کان

اعداد کون و کثرت صورت نمائش است — فالکل واحد تجلی بکل شان

نو نیست محض کردہ باوصاف خود ظہور — نام تو عالمت ظہور شش بود جہاں!

جامی کشیدہ دانہ باز آکہ رمز عشق — رمز نیست کس نگو و شیت کس ما

اور نیز فرمایا ہے :—

غزل

ای جاودان بصورت اعیان آمدہ! — گاہے نمود ظاہر و گاہ مظہر آمدہ

بیچوں تست عشق ولی عشق صورتش — غائب شدہ بصورت کسوت در آمدہ

گاہے گرفت جلوہ بمعشوق استیش — دل شکل دلبران پری پیکر آمدہ

گاہے گرفت جاذبہ عاشقی عنانش — در شکل عاشقاں بلا پرور آمدہ

بحریست حق کہ زاوصاف مختلف — باران و قطرہ و صدف و گوہر آمدہ

اور نیز فرمایا ہے :—

غزل

ہمسایہ و ہمنشیں و ہمرہ ہمہ اوست — در دلق گدا و اطلس شہ —

در انجمن فرق و نہانخانہ جمع — باللہ ہمہ اوست ثم باللہ —

اور نیز فرمایا ہے :—

رُباعی

کشتند ز چہرہ عکس بر قع آمد — ارانی فیہ وجہہ للہ جہرہ

نقش چمن در شت صدی طور — شنیدم مژدہ انی انا اللہ

اور حضرت علی نور بخش اسیری نے فرمایا ہے :—

من ذات بحت مطلقم ہم وصف ہم اسمائم — ہم نغمہ ہم موج قطرہ ام ہم جود و ہم دریا ام

اول منم آخر منم ظاہر منم باطن منم — غائب منم حاضر منم یکتا و ہم تنہا منم

عالم منم آدم منم ہم شادی ہم غم منم — ہم درد و ہم مرہم منم ہم قد و ہم بالا منم

جنی منم انسی منم ہم عرش ہم کرسی منم — ہم عالم قدسی منم نوری جہاں آرا منم

ہم زاہدم بے شور و شر ہم عاشقم بے پا و سر — ہم در اسیری بے خبر ہم من نہ ام پروا منم

اور نیز فرمایا ہے:-

رباعی

شہبازِ لامکانم من در مکان نگنجم — عنقائے بے نشانم اندر نشان نگنجم
من صیدِ عشقِ خودم سرِّ جانم — از چرخِ عرش و فرشم در آسمان نگنجم

اور نیز فرمایا ہے:-

غزل:-

من آفتابِ وحدتم تابانِ انس آمدہ — من نورِ اسمِ اعظمم پیش از تن و جاں آمدہ
ہم نورِ سبحانی منم ہم گوہرِ کانی منم — ہم بحرِ عمانی منم در قطرہ پنہاں آمدہ
ہم چشمۂ حیوان منم ہم خضرِ دانا منم — ہم موسیٔ عمران منم بر طور حیراں آمدہ
من شہبازِ حضرتم عنقائے لامکانم — بشکستہ بالے دولتم این جا بطیران آمدہ

اور حضرت کلیم اللہ جہان آبادی نے فرمایا ہے — الحقیقۃُ الواحدۃُ المطلقۃُ تُوَیْہا الوجوبُ والامکانُ متیقنان فلذا تمثلت بالاولی صار ربًّا والٰہًا واذا تعینت بالثانی صار عبدًا ومالوھًا فھما مرتبتان ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت شاہ عالم سے پوچھا۔ یا شیخ ما اسمک قال محمدٌ وسُئل ما قولک قال اللہُ احدٌ وسُئل ما حولک قال اللہُ الصمدُ وسُئل ما صفتک قال لم یلد ولم یولد وسُئل ما قدرک قال ولم یکن لہ کفوًا احدٌ۔ "منقول ہے کہ حضرت شیخ حسین پنجابی سے پوچھا گیا کہ تم کون ہو فرمایا۔ نہ مقیم نہ مسافر نہ مسلمان نہ کافر" اور شیخ محمد شریف نے فرمایا ہے۔ الخلقُ عینُ الخالقِ والخالقُ عینُ الخلقِ ولیس الموجودُ سوی اللہ تعالیٰ۔ اور نیز فرمایا ہے۔

الاٰدمُ ھو الخالقُ بحقیقۃِ الوجودِ والمخلوقُ بوھمِ الانتزالِ اذا رفعَ الوھمُ فھو اللہُ تعالیٰ

اور حضرت مولانا سیدنا وشیخنا خواجہ غلام فخر الدین مد اللہ ظلالہ نے فرمایا ہے

تا در قلزم فنا ایم من — از یقین و گمان جدا ایم من
کشور فقر را منم سلطان — گرچہ در کسوت گدا ایم من
آفتاب از رخم خجل ماند — چون بجلوہ گری در آیم من
ہر دو عالم بسوزد از نفسم — گر ز رخ پردہ وا کشایم من
خود گلم اوحدی و خود بلبل — خود غزل در چمن سرایم من

اور نیز فرمایا ہے:-

صنم کہ حسن تماں بر رخِ جمال نہفت — دو کون آئینہ روئی بے مثال نہفت
نہ از دہن نہ تنہا بگفتگوی نشد — کہ کعبہ و بتخانہ قیل و قال نہفت
کجا بجنت و حوراں دلش شود مائل — کسے کہ اندل و جاں طالبِ وصال نہفت
صنم کہ مہ چو قمر بندۂ جمال نہفت — ہزار دیدہ ابروی چون ہلال نہفت
خود چون دیدہ خم را بہ اوحدی گفت — کہ این جمال بعین نہ در خیال نہفت

اور نیز فرمایا ہے:-

چو تاباں گشت خورشیدِ جمالم — بہ پیدا آمد ہمہ ذراتِ عالم
بہر صورت نمود ہست خود را — اگرچہ در حقیقت بے مثالم
ببین اے اوحدی در مسجد و دیر — کہ خالی نیست کس از قیل و قالم